رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳

REGISTERD NO A 783



M. B. KHAN ARTIST DOGAWAN

جلد ۱۱ نمبر ۶

مضامین غیر

مورخہ ۱۱ فروری سنہ ۱۹۲۶ء

الٰہیات جامع اسلامیہ

نمبر ۳

(مولانا کاشغفی کے قلم سے)

ملامت الٰہی۔ السلام علیکم و علے من اتبع الہدیٰ۔

مدرسہ الٰہیات۔ و علیکم السلام مزاج شریف۔ آئیے۔ تشریف لائیے۔ کہیے آج کل ہندوستان کی اسلامی دنیا کس رنگ میں ہے۔

ملامت الٰہی۔ اجی حضرت کیا عرض کیا جائے ایسی قوم سے پالا پڑا ہے کہ کسی طرح بھی جمود سے ہٹ کر سود کی طرف نہیں آتی۔ اب آپ یہ خیال فرمایئے کہ اس سود کی خاطر میری قلم اور محنت دونوں برباد ہو رہی ہیں مگر ذرا سود مند نہیں۔ مجھے تو اتنے دنوں میں یہ اندازہ ہوا ہے کہ جب تک "قال اللہ اور قال الرسول" کی جماعت بر سر اقتدار رہے گی اس وقت تک قوم کی فلاح ناممکن ہے محض اسی جماعت کی وجہ سے اب تک سود کی تمام کوششیں بے سود ثابت ہوئیں مگر اس کے معنے یہ نہیں ہیں کہ میں اپنی خدمت سے غافل ہو جاؤں۔

نیابت الٰہی۔ جزاک اللہ بیشک ہم لوگوں کو دل شکستہ نہیں ہونا چاہیے "نیابت و عبدیت" کی یہی شان ہے بلکہ ایسی صورت میں رفتار عمل کو اور قوت اور اور تیز کر دینا چاہیے۔ سلف صالحین کی کوششیں اور کامیابیاں ہمارے لیے شاہراہ عمل ہیں۔ آپ میری ہی مثال لے لیجیے باوجودیکہ سوائے ہم دو چار ہم خیالوں کے اور سب میرے خلاف ہیں لیکن دیکھ لیجیے کس استقلال سے کام کر رہا ہوں اور ذرا نہیں ڈگمگاتا ہوں۔ اور اس مقدس تعلیم گاہ کو زہریلے عناصر سے پاک کیے جا رہا ہوں۔ کسی کو "لمبی" رخصت پر چلتا کر دیا کسی کو فوجداری مقدمہ چلانے کی دھمکی دے کر رخصت لینے اور پھر استعفاء دینے پر مجبور کر دیا۔ کسی کو "لمبی" تنخواہ دے کر خاموش کر دیا۔ کسی کو "لمبا" عہدہ بلا افزائش تنخواہ دے کر خوش کر دیا۔ کسی کی میعاد ملازمت "لمبی" کر دی اور اپنا موافق بنا لیا۔ کسی سے "لمبا" چوڑا جواب طلب کر لیا نتیجہ یہ ہوا کہ اب چھوٹے سے چھوٹا اور بڑے سے بڑا کام بغیر میری مشورت اور مرضی کے نہیں ہو سکتا ہے۔ ابھی تھوڑے ہی دنوں کا ذکر ہے کہ عمارت کے "بے لگام" افسر اعلے کی امارت اور "فرعونیت" ذرا سی چال سے خاک میں ملا دی بھلا ہم سے چل کر کہاں جا سکتا تھا۔ "نیابت" کی شان اور "عبدیت" کی آن سلامت رہے۔ ایک عرصہ سے اسی ادھیڑبن میں تھا کہ کسی طرح سے یہ کانٹا دور ہو جائے مگر کسی طرح سے وہ کانٹا کیا بلکہ پھانس نکلتی ہی نہیں آتی تھی۔ گو میں یہ خوب سمجھتا ہوں کہ اپنے کام میں وہ ہوشیار تھا۔ خدمت مفوضہ کو نہایت جفاکشی اور محنت سے انجام دیتا تھا اور مدرسگاہ کا خیر خواہ بھی تھا مگر چونکہ اپنی پارٹی کا آدمی نہیں تھا اور بجائے قصیدہ خوانی کے ہجو خوانی کرتا رہتا تھا جس کی اطلاع میرے ہی خواہاں مجھے وقتاً فوقتاً دیتے رہتے تھے۔ اس لیے مجھے ایک منٹ بھی اسکا رکھنا گوارا نہیں تھا۔ جب کبھی اسکی علیحدگی کا ارادہ کرتا تھا تو اسکے حامیوں کی یورش۔ جنکی کافی تعداد امور انتظامیہ میں دسترس ہے۔ مجھے اس کام سے باز رکھتی تھی۔ لیکن اسکو اینٹ پتھر چونے اور گارے کے مکانوں کا نقشہ بنانا آتا تھا تو مجھے بھی قانونی نقشہ میں کم مہارت نہ تھی درحالیکہ ...... پیدائشی امارت کی وجہ سے کچھ مہارت میں بھی خلل رکھتا تھا۔ چنانچہ ایسا پہلو ڈالا کہ افسر اعلے صاحب کی بنیادیں ہل گئیں اور نقشہ بگڑ گیا۔ آخر مجبور ہو کر "لمبی" رخصت کی درخواست کے ساتھ ساتھ استعفاء دینا ہی پڑا۔ میاں اگر میری نیابت چین حیاتی ہو گئی جیسا کہ مجھے خیال ہے۔ تو پھر "عبدیت" دیکھیے گا کیا کارہائے نمایاں کر کے دکھاتا ہوں۔ اس مدرسگاہ کو "ترسگاہ" بنا کر رہوں گا لیکن شرط یہ ہے کہ میوچول اڈمیریشن سوسائٹی mutual admiration society (جمیعتہ المحامدہ) جلد سے جلد قائم ہو جانی چاہیے اسکے ممبروں کا آپس میں یہ عہد و پیمان ہونا چاہیے کہ ہمیشہ ایک دوسرے کی حاضر و غائب قصیدہ خوانی جا و بیجا کرتے رہینگے۔ تاکہ دشمنوں کو نیابت و عبدیت پر حملہ کرنے کا موقع نہ ملے۔

مشیت الٰہی۔ ہم "چار یار" اسوقت موجود ہیں یہ چاروں اسیوقت یہ عہد و پیمان کر لیں بس سوسائٹی قائم ہو گئی اسکے بعد جو داخل ہونا چاہے گا اسی قسم کا عہد کرنا ہوگا۔

نیابت الٰہی۔ بہت مناسب ہے۔ وقت بھی بہت اچھا ہے کیونکہ اسکے دشمن ابھی یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے کہ عہد کرتے وقت کوئی غیر آ جائے گا۔ اور آیندہ سے اسکے اجلاس کا وقت یہی رکھا جائے۔ (شامت الٰہی کی طرف) فرمایئے آپ کی کیا رائے ہے (ملامت الٰہی کی طرف) آپ بھی اپنی رائے ظاہر کیجیے۔

شامت الٰہی۔ میں تائید کرتا ہوں اور دل و جان سے حاضر ہوں میں تو بلا کسی خاص تبدیلی کے اسی قسم کی قصیدہ خوانی کا عادی ہوں۔ اور آپکے اور آپ کے لواحقین کا حاضر و غائب یکساں مداح ہوں۔

ملامت الٰہی۔ میں اس سے زیادہ اور کچھ اس تجویز کی تائید میں نہیں کہہ سکتا ہوں کہ یہ سوسائٹی ہمارے تمام مقاصد کی کنجی ہے۔

شامت الٰہی۔ اور قبل جناب نیابت الٰہی صاحب! میری ناقص رائے میں جب آپ کا خیال یہ ہے کہ ممبران اشاعت میں سے بھی اس سوسائٹی کے ممبر ہیں تو کیوں نہ ایک "میثاق" تیار کیا جائے اور اسکا نام "میثاق المحامدہ" رکھا جائے۔ اس سے فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ ایک دوسرے کی جا و بیجا مدح و ثنا کے عادی نہیں ہیں وہ بھی "میثاق" پر دستخط کر کے اپنے کو قانوناً اس قسم کی قصیدہ خوانی کا پابند سمجھیں

اور پھر کبھی نجات نہیں پا سکیں گے۔
مشیت الٰہی۔ بیشک۔ بیشک۔ تجویز نیابت صاحب کی
مگر ساتھ ہی میں یہ اضافہ کروں گا کہ ممبران اشتان کو
اسکا ممبر نہ بنایا جائے کیونکہ انکی تنبیہ و سرزنش ہمارے
مسودہ مقاصد کو کامیاب نہیں بنا سکتی ہے۔ اسکے
علاوہ چونکہ وہ لوگ ملازم ہیں اور ان میں سے اکثر
ایسے ہیں جو اپنی قابلیت سے کہیں زیادہ تنخواہ پاتے
ہیں اسلیے انکی تنبیہ و سرزنش کے لیے یہی پابندی بہت
کافی ہے۔ کسی مزید پابندی کی انکے لیے ضرورت ہی
نہیں ہے۔ اسکے علاوہ اس مزید پابندی میں ایک
یہ بھی اندیشہ ہے کہ اگر کبھی انکی خدمات پر ہم کو نکتہ چینی
یا تنبیہ کرنے کی ضرورت واقع بھی ہو جائے تو اسکے
کہ وہ اس تنبیہ پر خاموشانہ سر تسلیم خم کریں ہم سے میثاق معاہدہ
کی پابندی کرنے کی جرأت کریں گے کیونکہ بہرحال ہم بھی
بحیثیت ممبر ہونے کے اس میثاق کے قانوناً یا اخلاقاً
اسی حد تک پابند ہونگے جتنے کہ وہ ہونگے۔ اس
صورت میں اگر ان کا مطالبہ جو یقیناً حق بجانب ہوگا
تسلیم کر لیا گیا تو افسری اور ماتحتی کا خاتمہ سمجھنا چاہیے۔
ملامت الٰہی۔ بیشک مشیت الٰہی صاحب نے بہت
گہری بات کہی لہذا اسپر غور کرنا لازمی ہے۔
نیابت الٰہی۔ (تینوں کی طرف مخاطب ہو کر) آپ لوگوں
نے یہ بھی غور کیا ہے کہ آخر اس قسم کی سوسائٹی اور
میثاق کی ضرورت کیوں لاحق ہوئی؟ اصل یہ ہے کہ
ہم کو اسوقت پروپاگنڈے کی ضرورت ہے اور جب تک
ممبران کی تعداد میں اضافہ نہیں ہوگا اسوقت تک یہ
ضرورت پوری نہیں ہو سکتی ہے کیونکہ اگر ہم چار یار
نے ایک جگہ بیٹھ کر یا الگ الگ ہو کر ایک دوسرے کی
تعریف و توصیف کر دی تو اسکا کچھ اثر نہیں ہو سکتا ہے
زیادہ سے زیادہ یہ ہوگا۔

من ترا حاجی بگویم تو مرا حاجی بگو

البتہ مشیت الٰہی صاحب کے خیال کے موافق بظاہر
اسمیں یہ خرابی ضرور ہے کہ ممبران اشتان پھر ہماری
تنبیہ اور تہدید کا ترکی بہ ترکی جواب دینے لگیں گے۔ تو
اس سقم کو دور کرنے کی آسان تدبیر یہ ہے کہ میثاق
الٰہیہ کے دو مسودے "الف" اور "ب" تیار کیے جائیں۔
"الف" ہم چار یاروں کے لیے مخصوص ہو اور "ب"
عام ہو۔ اور "ب" میں ایسی دفعات رکھ دی جائیں
جو ہمارے حاکمانہ اثر کو ان پر بحال و قائم رکھیں۔ اسکے
علاوہ میں نے اپنی تجویز میں یہ بھی کہا ہے کہ دو تین مخلص
اور وفادار ممبران اشتان کو اسکا ممبر بنایا جائے۔
وفادار سے مقصد یہی ہے کہ ہمارے اوامر
و نواہی سے منہ موڑنے کی جرأت نہ کریں۔
مشیت الٰہی۔ یہ سب کچھ صحیح ہے مگر میرے خیال
میں ہم کو اسوقت پروپاگنڈے کی ضرورت
ہے اور یہ ضرورت ایسے ممبروں سے پوری نہیں
ہو سکتی ہے۔ اسلیے بہتر یہ ہے کہ یہ نہ کریں کہ بجائے
انکے باہر کی دو تین ممتاز ہستیوں کو اپنا ہم خیال
بنا کر اسکا ممبر بنالیں بس کافی ہے۔
نیابت الٰہی۔ آپ نام پیش کیجیے۔
مشیت الٰہی۔ میری رائے میں مولانا ....
اور مولانا .... صاحبان ہر اعتبار سے موزوں ہیں
اگر ان کو ہم نے اپنے میں شامل کر لیا تو سمجھیے
کہ ہندوستان کی سات کروڑ اسلامی آبادی
بالخصوص اور ساری اسلامی بالعموم ہماری ہمنوا
ہے کیونکہ ان دونوں .... کا حلقۂ اثر ناقابلِ
انکار ہے۔
نیابت الٰہی۔ معاذ اللہ آپ کی ذہانت بھی قابلِ
داد ہے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ افسوس ہے کہ آپ
...... کے متعلق مجھے مشورہ دیتے ہیں۔ جو ایک
لمحے کے لیے بھی انکے پچھلے چند سال کے کارنامے
کو فراموش کر جائیں تو کر جائیں۔ ایسے لوگوں سے
میل جول تو درکنار علیک سلیک بھی خالی از خطرہ
نہیں ہے۔ لہذا کم از کم میں تو ایسے افراد کی شرکت کا
روادار نہیں ہوں۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے اس
ملک کی بنیادیں ہلا دی تھیں۔ ہندوستان جیسے
مردہ ملک میں وہ صور پھونکا کہ ایک شور برپا ہو گیا
تھا۔ وفادار ملک میں شورش کا وہ زہر پھیلا
کہ محکوم "البنی البنی" کے نعرے لگاتے تھے اور حاکم
(انگریزی) دلیل سے جواب دیتے تھے۔ الاماں و
الحفیظ! ہر متنفس کی صدا سے ایک شکستہ تنظیم کی چولیں
ٹکراتی ہوئی نظر آتی تھیں۔ ادھر بیت صدا شٹ ہال کی خبر
اڑائی تھی بھلا جن لوگوں میں یہ طاقت ہو ان سے اگر
کسی وقت اختلاف ہو گیا تو مقابلہ کی کون تاب
لا سکے گا۔ آپ علیگڑھ مسلم یونیورسٹی کے واقعہ
کو بھول گئے کہ ذرا سی دیر میں سیکڑوں وفا شعار اولڈ بوائز
کو چھوٹی سرکار اور بڑی سرکار سے منحرف کر دیا تھا لیکن
اما کین یونیورسٹی نے اپنی طاقت سے زیادہ جوابی
تدابیر اختیار کیں مگر آخر وہی ہوا جو ہونا تھا۔
آپ ایسے لوگوں سے امید وفا رکھتے ہیں۔ آپ ان سے
یہ کیونکر توقع کر سکتے ہیں کہ جب وہ سرکار کے نمونے قوم
وفا شعار کیونکر ہو سکتے ہیں۔ جو ہمیشہ تنقید کرتے ہیں وہ
بیباک ہیں کہ حکمران قوم کے قابل تنظیم اور نیازمند
افراد کو نہیں چھوڑتے تو بیچارے ہم کس گنتی میں۔ ایسی
حالت میں ان کو اپنے ساتھ لینے کا خیال بھی مقاصد
کے فنا کرنے کا باعث ہے۔ لہذا اگر ہم باہر کے لوگ
لیتے بھی ہیں تو ایسے لوگ منتخب کریں جو وفادار سرکار
ہوں خواہ وہ خطاب یافتہ ہوں یا نہ ہوں مگر انکے
اور وہ جائز و بیجا جائز و ناجائز ہر فعل سرکار کی بلا چون و چرا
تعریف کرتے ہوں تاکہ اپنی عادت مستمرہ کے موافق
ہماری بھی جا و بیجا تعریفیں کرتے رہیں۔
راوی۔ یہ مباحثہ جاری تھا کہ گھنٹہ گھر نے بارہ بجائے
اہل جلسہ نے معاملہ کو آئندہ کسی موقع پر ملتوی کر دیا
اور ایک دوسرے کو الوداع کہہ کر اپنے اپنے
گھروں کو تشریف لے گئے۔ مزید کارروائی بھی بشرط
امکان ہدیۂ ناظرین کی جائے گی اگر آئندہ کی مجلس
میں حاضری کا موقع مل گیا۔ ورنہ معاف فرمایا جاؤں۔
راقم تعیین نام و زمان و مکان کی ضرورت نہیں

ابلیس کا خطبۂ صدارت

نمبر ۳

(بسلسلہ ۱۳ فروری سنہ ۳۶ء)

دہی کے دھوکے کپاس کھانے کا رواج ہوگیا ہے۔ عقل کا سارا زور تمیز نیک و بد میں صرف ہونا چاہیے مگر یہاں سرے سے ذوق عقلی کو شیطان کی سنوار ہے۔ گمراہ کرنے والی چیزیں اپنی سج دھج دکھا کے دلوں کو موہ لیتی ہیں الحکمۃ ضالۃ المومن ایک حدیث ہے یعنی حکمت مومن کا گم شدہ مال ہے جہاں پڑا مل جائے اُسے حاصل کر لینے میں کوتاہی نہ کرنی چاہیے مگر نہیں معلوم کہ یہ مال کب کھو گیا تھا شاید یہ اُس وقت کا ذکر ہے جب سے

من ملک بودم و فردوس بریں جایم بود

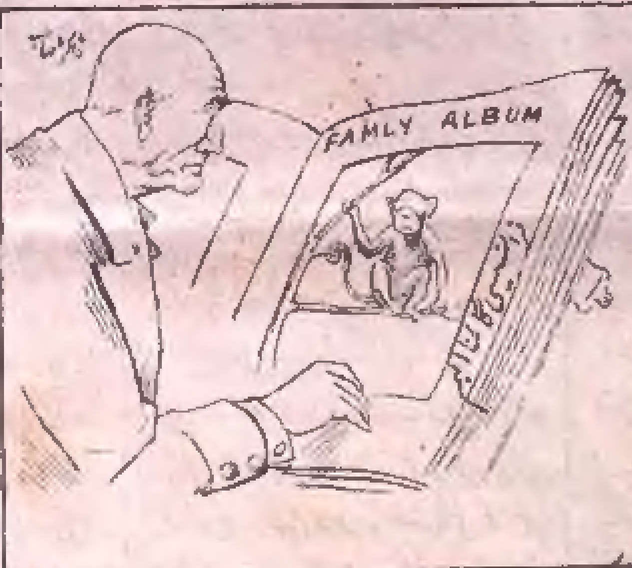
کا مضمون تھا۔ اگر واقعہ تازہ ہوتا تو انسان اپنے اس مال کو پہچاننے میں ناکام نہ رہتا۔ عقل قوماندی ہے جھوٹ نے سچ کا لباس پہن لیا ہے اور وہ پہچانا نہیں جاتا کہتے ہیں کہ سچ کا لباس سفید تھا اور جھوٹ کا سیاہ پہچاننے میں دقت نہ ہوتی تھی اتفاقاً دونوں ایک چشمہ پر نہانے گئے جھوٹ جلدی سے نہا دھو کے نکلا اور سچ کا لباس پہن کے یہ جا وہ جا۔ اب مولانا سچ غوطہ طہارت کے بعد جو نکلے تو

عمامہ بھی غائب عبائے مقدس بھی ندارد عصائے نہ ٹوپی بھی اُڑ گئی لوٹا مسمانی بھی تلپٹ عینک بھی اولپ۔ شلوار بھی گاؤ گھپ۔ کالا فرغل کونے میں پڑا ہوا ہے اور کچھ نہیں۔ کرتے کیا مجبوراً کالا فرغل پہن لیا اور آپ کی وہی برزخ ہوگئی جسکا ذکر سید انشا نے اپنے اس شعر میں کیا ہے

اے لواس کو ٹھڑی میں میرے ڈرانے کے لیے
اک عبا اوڑھ کے بن بیٹھی ہیں حاجی باجی

جدھر تشریف لیجاتے ہیں لوگوں کی مارے ڈر کے گھگھی بندھ جاتی ہے۔ حکمت کا تعلق صدق و راستی سے ہے پس جو حال صدق کا ہوا وہی حال حکمت کا بھی ہوگیا۔ کالا فرغل پہنے جدھر جاتی ہیں گھر تک کہتی ہیں بی شادی آئیں۔ برخلاف ان کے جھوٹ موٹ کے مولانا جہاں تشریف لیجاتے ہیں آؤ بھگت ہوتی ہے۔ آئیے تشریف لائیے میاں ابلیس علیہ ما علیہ بھی سیانے ہیں انھوں نے خیال فرمایا کہ مبادا اس کالے کملی والے کو لوگ پہچان لیں اور لباس کا پھیر بدل ذوق عقلی کی سمجھ میں آجائے لہذا انھوں نے جھوٹ موٹ کے مولانا کو بھی نخاس سے ایک کالا فرغل لے دیا ہے کہ اگر کہیں ظاہری تقدس سریا کاری کا جبّہ کام نہ دے تو کالی کملی سے کام نکال لیں مطلب "لا غیر تہیم" ضرور بہکا دے گا) سب وہ ہر طور پورا ہونا چاہیے۔

ہم صدر تمہید میں یہ کہنا بھول گئے تھے کہ تمام اقسام کی زینت شیطانی دراز آشنگی پیراستگی کا نتیجہ برہنگی ہے جو لباس جلدی عریانی و برہنگی سے بدل جائے خواہ وہ جبہ و دستار ہو یا کالا فرغل سمجھ لو کہ وہ زینت شیطانی اور حلہ اغوا کا بیونتا ہوا لباس ہے۔ خدا نے باوا آدم کو ایک ناقابل تبدیل لباس عنایت فرمایا تھا میاں ابلیس نے ماما حوا کو شجرۂ ممنوعہ کے قریب پہنچایا انھوں خود بھی نوش فرمایا اور باوا جان کو بھی کھلایا۔ اسکے کھاتے ہی وہ ہمیشہ قائم رہنے والی پوشاک جسم سے دور ہوگئی دونوں اپنی عریانی محسوس کرنے لگے۔ ادھر انھیں عریانی کا احساس ہوا اُدھر خدا کی طرف سے ایک ایسی شے لطیف



ڈاکٹر صاحب: اخاہ جد اعلےٰ صاحب ہیں تسلیم۔ بندہ صورت خاندانی کی مشابہت حاصل کرنے کی فکر میں ہے۔

مناسب ہوگی جو ہر قسم کی شیطانی وضع کرنے پر تلا ہے۔ پہلے حق عقل نے سوچا کہ جلدی سے درختوں کے پتے پیٹ لو۔ ننگے کو ڈھکا۔ آگے پیچھے دونوں پتوں نے پٹ رکھ لی شیطان کی ایک نہ چلی۔ مگر اس شئے لطیف کے عطا ہوتے ہی قوانین کی پابندی دکھانے شروع ہو گئے تھے۔ یہی عقل ہے جو عمل کی راہ دکھاتی ہے یہی عقل ہے جس کا نام کہیں تقویٰ ہے کہیں صدق ہے کہیں عدل ہے کہیں عبادت ہے کہیں صلاح ہے کہیں یقین ہے کہیں سخاوت ہے کہیں شکر ہے کہیں احسان ہے کہیں [illegible] ہے کہیں دیانت ہے کہیں دین ہے کہیں کنبہ پروری ہے کہیں سخاوت ہے اسکے برخلاف جو کچھ ہے وہ حمق ہے بے راہ روی ہے ظلم ہے شرارت ہے نفسانیت ہے غرور ہے تکبر ہے زیادتی ہے تمرد ہے سرکشی ہے عداوت ہے نحوست ہے۔ بغاوت ہے احسان فراموشی ہے استبداد ہے خود غرضی ہے شرک ہے بخل ہے شک ہے تن پروری ہے قطع رحم ہے۔ اسی عقل سے یوں خطاب کیا گیا ہے:

"اے آدم کے بال بچو ہم نے تمہارے لیے ایسی پوشاک نازل کی ہے جو ستر پوش ہونے کے ساتھ ہی زینت اور تقویٰ کی پوشاک بھی ہے۔

دیکھو کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان تمہیں اپنے کرتبوں سے بہکالے (اس لباس کو نہ اتار دو) جس طرح تمہارے ماں باپ کو جنت سے لباس اتروا کے نکلوایا تھا۔

تجربہ کہتا ہے کہ یہ تنبیہ کچھ زیادہ کارگر نہ ہوئی اپنی بیا کو اپنی برہنگی محسوس بھی نہیں ہوتی۔ خدائی لباس اُتار پھینکا گیا سنا ہے کہ ہائیڈ پارک میں عورت مرد ایک مخصوص مقام پر وضع فطری صورت پھرتے ہیں اور شیطان نے اس برہنگی کو اسطرح زینت دی ہے کہ یاروں سے

تن کی عریانی سے بہتر نہیں دنیا میں لباس
یہ وہ جامہ ہے کہ جسکا نہیں سیدھا اُلٹا

اسکے علاوہ یہ جسمانی صحت کے واسطے بہت مفید ہے۔ زنہار اپنے باپ آدم کی پیروی نہ کرنا۔ ہائیڈ پارک کے درختوں کے اوراق پہن لو یا انگریزی کے مصرعہ میں ننگا ناچ پر چھپنے نہ پکڑے پھرو ایسی بزدلی ہے آج یہ جامہ کسی مخصوص جماعت یا سوسائٹی پر پہنا ہے۔ کل دیکھئے گا یہ عریانی کی جو روا اکثر کا دماغ بگاڑے گی اور بڑوں ایک حمام میں سب ہی ننگے دکھائی دینگے۔ مگر یہ بڑی حکمت اگلے ایمانداروں نے تاڑا یا عینک لگا لگا کے چن لی۔ علمائے اخلاق نے عقل کی تین قسمیں کی ہیں۔

(۱) عقل فطرت ہے یہ انھیں بندوں کو عطا ہوتی ہے جنکے بارے میں شیطان نے خدا سے کہا کہ وہ میرے شر سے محفوظ رہیں گے۔ یہ بندے خدا کی طرف سے حقائق اشیا کا علم رکھتے ہیں اور بندگان خدا کو بھلائی کی طرف بلاتے ہیں زینت الٰہی اور زینت شیطانی میں فرق کرسکتے ہیں۔

(۲) یہی عقل ہے جو خواہشوں کو اپنے قالب میں ڈھال لیتی ہے اور انسان کے تمام طبعی رجحانات کو اپنے احاطہ سے باہر نکلنے نہیں دیتی اسکا نام اصطلاح میں ہمارے عقلی ہے۔

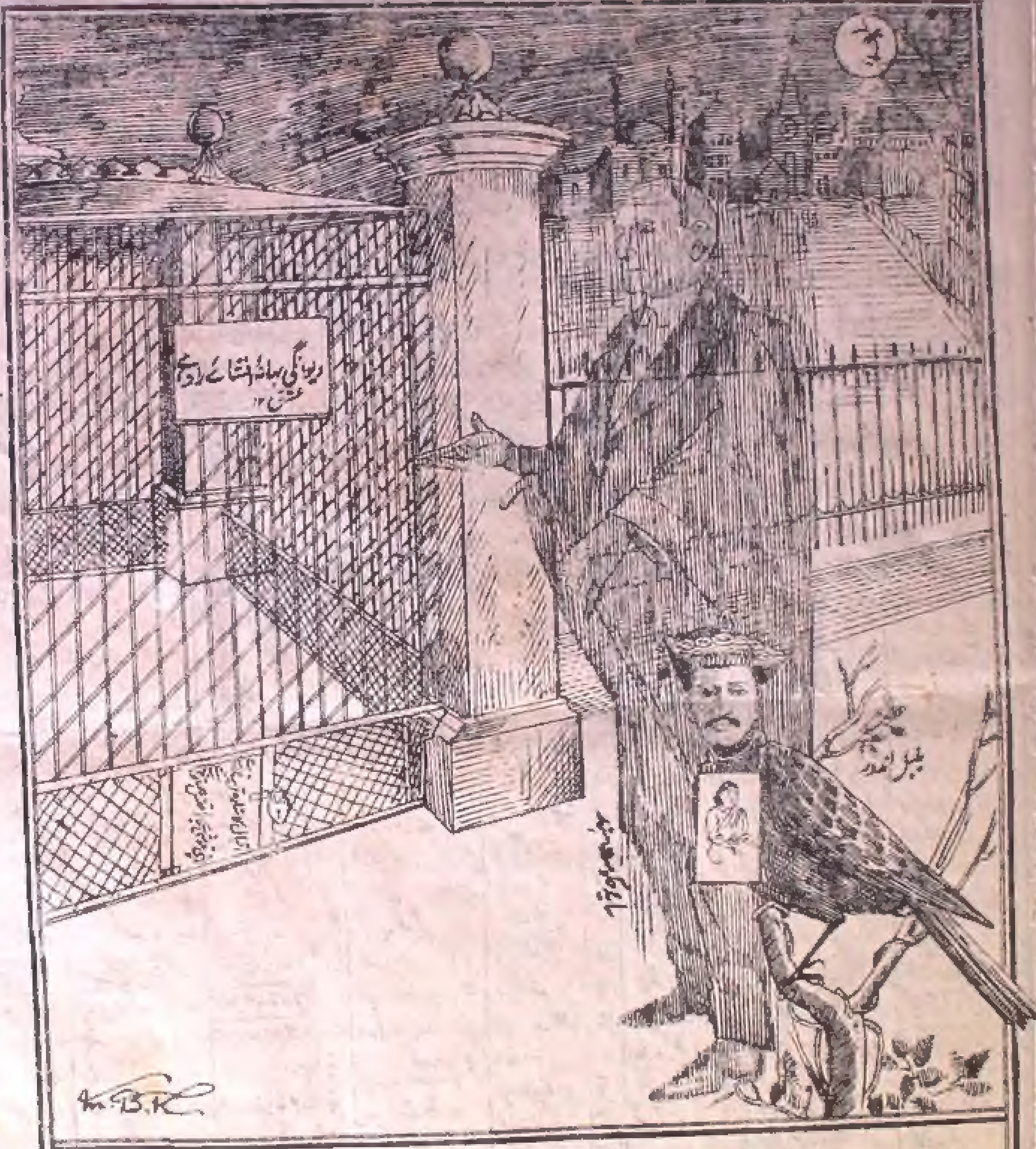
(۳) یہی عقل ہے جو شخص کو ایسا شکنجے میں کستی ہے کہ وہ ترحم یا ذاتی دکھانے سے باز آجاتا ہے اور اس سے عمدہ واسطے نتائج مترتب ہوتے گئے ہیں۔ اسکو اصطلاحاً غضب عقلی کہتے ہیں۔ کوئی شخص بغیر پردے ورنہ محض شامت وجہ شہ خلق کی ہدایت میں زحمتیں اٹھا کے جزا کا امیدوار نہو۔ سزا کو شربت کا گھونٹ سمجھے۔ وہ یقیناً عقل صرف رکھتا ہے۔

کوئی شخص اس بے باغ لگا کے زمینیں آراستہ کرے کنوئیں بنوائے مدرسے اس غرض سے کہ ایسے کہ خلق خدا اور جانوروں کو اس سے نفع ہو پہنچے تو وہ عقلی خواہش کا مالک ہے۔

کوئی شخص اپنے بچوں کو بُری راہ چلنے سے بچانے کے خاطر گھر کے ڈانٹے تو وہ عقلی غضب رکھتا ہے۔ آخری دونوں عقلوں کو زینۃ اللہ سے لگاؤ ہے۔

اگر عقل پر خواہش اور غصہ غالب ہو جائے تو جیسا کہ ہمنے اوپر کہا زینت شیطانی کی ابتدا شروع ہو جاتی ہے اور عجیب و غریب افعال صادر ہونے لگتے ہیں۔

اس جادوگر کو دیکھئے کہ تنبیہ میں مصروف ہے سینہ لگاتے کے اور زار صاف کر رہا ہے دروازے بند ہیں۔ یہ ایک ایسے آلے کا موجد ہے جس سے تمام دنیا کے قفل اسکے اشارے سے کھل جاتے ہیں یہ ایسا قادر انداز ہے کہ ایک چھوٹی سی لکڑی سے شمع کی لو اڑا دیتا ہے خواہ وہ کتنی ہی دور رکھی ہو۔ یہ ڈبل ساوتھ کے فن میں ایسا ماہر ہے کہ کسی کے اشارے سے تم لکھا ہوا پڑھ جاتا ہے نہ زبان کی ضرورت نہیں ہوتی جیب کرنے میں اسقدر ملکہ رکھتا ہے کہ لکڑی ٹیکی اور دس ہاتھ اونچے کوٹھے پر اچک گیا چھت میں دھنی کی طرح چپٹ جانا اسکے بائیں ہاتھ کا کرتب ہے۔ سایہ کے علم میں ایسا ماہر ہے کہ آگے چلنے والے کا تعاقب کرتے وقت زمین پر اپنے قد کی پرچھائیں پڑنے نہیں دیتا پیچھے مڑ کے دیکھنے والا کیا مجال کہ اپنے سوا دوسرے کا شبہ بھی کرسکے۔ اسے عجیب و غریب نسخے معلوم ہیں اور اس نے تانبے کو چاندی کر کے بیچا۔ اور سناروں نے دھوکا کھایا۔



سایۂ حکومت ہند۔ رسوائی کے بہ نسبت قفس بہتر ہے۔ اس قفس میں جو داخل ہوتا ہے وہ اپنی مرضی سے۔

بلبل اندوہ رسوائی۔ رسوائی تو پہلے ہی ہو چکی دستاویز محبت گلے میں ہے اب ہر یہ بار باد سے لگا نہ رہنے دے جھگڑے کو یار تو باقی۔

اُردو مصنفین کے بیش بہا [illegible]

مولانا ابوالکلام آزاد
- تذکرہ مصنفہ مولانا ابوالکلام
- احرار اسلام
- دعوت حق
- تعیات صداقت
- شہید کربلا
- ترک موالات
- زمزمہ ملامت
- حقیقت قرآنی
- دعوت عمل

امیر مینائی
- مراۃ الغیب دو جلد
- مکاتیب امیر مینائی
- عشقیہ عشق
- مراۃ الغیب
- مینا سہ عشق

اکمل احمد عباسی
- جنگ روس و جاپان
- جنگ عرب
- زلیخا
- ترکی جنگ
- باپرہ کی کامیابی

جلال لکھنوی
- سرمایہ زبان اردو
- افکار نگارین
- خوبی سخن
- مادہ تاریخ

مولانا حالی مرحوم
- حیات جاوید
- یادگار غالب
- دیوان حالی
- مقدمہ شعر و شاعری
- حیات سعدی
- جواہر حالی
- مجموعہ نظم حالی
- مسدس حالی
- مقالات حالی
- رباعیات حالی
- تحفۃ الاخوان

مولوی محمد حسین آزاد
- دربار اکبری
- آب حیات
- نگارستان فارس
- سخندان فارس
- دیوان ذوق
- سیر ایران
- نظم آزاد
- مکتوبات آزاد
- قصص ہند
- نیرنگ خیال
- جانورستان
- حقیقت کا کرن پھول
- قصص ہند دو حصہ

خواجہ عشرت لکھنوی
- اصول اردو
- اصلاح زبان اردو
- بیان اردو
- زبان دانی
- شاعری کی پہلی کتاب
- دوسری کتاب
- تیسری
- نوادر مسیر
- گلدستہ فراغت
- لغات مستند دو حصہ ا
- حصہ ۲
- حصہ ۳

عظمت علی حسرت
- سوانح میر کن
- جنگ عرب و عجم
- مدۂ و اقبال
- محبوبہ جلاد
- میدان جنگ
- مشرق زینت لندن

لطیف احمد بی اے
- اورنگ زیب
- سوانح اکبر
- سوانح لارڈ کلائیو
- سوانح رنجیت سنگھ

آغا محمد طاہر دہلوی
- انقلاب فرانس
- انقلاب سپاہی
- تاراں عبدالرحمن
- صدی سوڈانی
- فرانس کی تحریک
- کلا لا لشتاری
- سوانح مصطفٰے کمال
- جاں نثار ترک
- تذکرہ جمال الدین افغانی
- نقاب پوش

منشی حامد اکبرآبادی
- محبوبہ لندن
- الکشتی جوانی
- مان کی بیٹی
- ایران کی شاہزادی

منشی عبدالباسط آگرہ
- مکمل شرح دیوان غالب
- حصہ دوم
- عیار نفیر
- اقوال اکبر
- ستدریتا نا کاون
- بسمل دلی
- ملا یا طلوا

پروفیسر عبد الباری
- مبادی علم اخلاق
- یورپ کا فلسفہ
- عقلیت اور اسلام

مولوی عبد الماجد
- تاریخ اخلاق یورپ حصہ اوّل
- دوم
- فلسفہ جذبات مکمل
- فلسفہ اجتماع
- مکالمات برکلے
- تحفۂ خسروی
- مرد و پیشوا
- مقالات ماجد
- فلسفۂ مذہب
- پیام امن

علی گوہر حسین مہتاب
- انجمن بیگم جمول
- حسرت
- سوز
- آہ
- آئینہ دلنگار
- تحیمع سحر
- گلبدن
- عیسیٰ کرا
- مکافات عمل
- امید دل
- شمع شبستان

شرر لکھنوی
- حیا آنا نامہ
- مقدس نازنین
- روسۃ الکبریٰ
- فلپانا
- شوقین ملکہ

سوانح عمریاں
- امام شافعی
- ابو بکر شبلی
- جنید بغدادی
- خواجہ معین الدین
- سکینہ بنت حسین
- ملکہ زنوبیہ
- قرۃ العین
- تبرک ملکہ عجم
- محذورات
- مخدرات تیموریہ
- صدر اول حصہ ا
- حصہ ۲

تواریخ
- تاریخ سندھ حصہ ا
- عصر قدیم
- مسیح اور مسیحیت
- عرب قبل اسلام
- تاریخ سپین و اسلام
- تاریخ خلافت
- عوام گرد

شرر لکھنوی
- فردوس بریں
- منصور موہنا
- حسن انجلینا
- ملک العزیز ورجنا
- زوراس برین
- شہید وفا
- حسن کا ڈاکو
- افسانۂ قیس
- شب وصل
- شب خرافی
- دسیر سی دلہن
- زمانہ اور مسلم
- ہندوستان کی کہانی
- مینا بازار قسم عصر دوم
- سستی کی پرتگیں
- حسن کا ڈاکو کامل
- دربار حرام پور کامل
- انقلاب روس کی نشانی
- غیب دان دلہن
- دلچسپ کامل
- جویا
- سیف و قلم
- بدر النساء کی مصیبت
- خوفناک محبت
- ہولناک محبت کامل
- محبت چین
- عزیزہ مصر
- فاتح مفتوح
- ایک حرفی کامل
- الفانسو
- ایام عرب کامل
- فتح اندلس
- اولگا
- قیس لبنیٰ
- یوسف و نجمہ کامل
- زوال بغداد
- درگیش نندنی
- طاہرہ

فرزند احمد صفیر بلگرامی
- اردو ئے معلیٰ
- مکمل شرح دیوان غالب
- شرح طباطبائی
- شرح شمشا
- عود ہندی
- دیوان غالب
- نکات غالب

عبد الحلیم حکیم لکھنوی
- تہذیب الاخلاق کامل
- خزینۃ الاخلاق کامل
- ترقی نظم کامل
- بستان المفردات
- معین الحقائق
- جواہر المفاسیر

مولانا شبلی
- سیرۃ النبی مکمل حصہ ا
- حصہ ۲
- حصہ ۳
- الفاروق
- سوانح مولانا روم
- دیوان شبلی
- کلیات شبلی
- مکاتیب شبلی حصہ ا
- حصہ ۲
- مثنوی صبح امید
- اسلامی داعیان
- اسلامی حکومت
- جہانگیر
- زیب النساء
- المعارف قسم اوّل
- قسم دوم
- شعر العجم حصہ ا
- حصہ ۲
- حصہ ۳
- حصہ ۴
- حصہ ۵
- علم الکلام
- الکلام

پنڈت بشن سروپ نرائن
- شریف زادہ
- ذات شریف
- خون عاشق
- عزیز مصر
- امراؤ جان ادا
- مرقع لیلیٰ مجنوں
- مثنوی امید و بیم
- خونی شہزادہ
- اختری بیگم
- خونی بھیدی
- خونی جورو

منشی ماہر حسین
- تارا کامل
- مشتاق زمرد
- سلطان تاش کی ادا
- شادی و غم
- مشفق بادشاہی
- فریب نیرنگ

مولانا شبلی
- سفرنامہ روم و مصر و شام
- مقالات شبلی
- رسائل شبلی
- الماموں
- سیرۃ النعمان
- مضامین عالمگیر
- دوم
- مجموعہ کلام شبلی
- مسلمانوں کی تعلیم
- اشاعت اسلام قسم اعلیٰ
- بیان خسرو
- موازنہ انیس و دبیر
- برگ گل
- دستہ گل
- حیات جامی
- حیات حافظ

آغا حشر
- خوبصورت بلا
- رستم

حکیم محمد علی طبیب
- عبرت کامل
- حسن سرو کامل
- ماہم یساری کامل
- اختر حسینہ کامل
- جعفر و عباس
- دیوان دیوتا
- خلیل کا ساتھ
- سیپارہ عظم و طیب

منشی احمد علی بیگ
- تاریخ تمدن حصہ اوّل
- حصہ دوم
- شباب لکھنؤ
- مرقع اودھ

مولانا اشتہری
- حیات امیر الشعراء
- دنیا کی شاعری
- چیدہ آن واسطے
- حیدر علی سلطان
- مرقع چیندھی
- ٹیپو سلطان
- مشہورہ
- نورجہان
- گلدستہ اردو
- خواتین اسلام
- قومی نظم
- اردو کی زبان
- مکالمہ بر دولت

اکبر الہ آبادی
- کلیات اکبر حصہ ا
- حصہ ۲
- حصہ ۳
- مکاتیب اکبر
- انتخاب کلام اکبر

ڈاکٹر اقبال
- پیام مشرق
- اسرار
- بانگ درا مجلد

(۱) ایک روپیہ سے کم کی فرمائش کیلئے ٹکٹ بھیجئے — (۲) روپیہ سے زائد فرمائش کے لئے نصف قیمت پیشگی بھیجئے — (۳) فرمائش کے وقت نام اور پتہ صاف حروف میں تحریر کیجئے

جملہ کتب منیجر ایس۔ کے۔ ایچ۔ بکڈپو کشوریہ اسٹریٹ لکھنؤ سے طلب کیجئے

مصری کا ہیرا ایسا بناتا ہے کہ جوہری پہچان نہیں سکتے۔ اتفاق سے وکیل ہو تو ہمارے دوست ٹمٹمی کا ایسا قاتل اور قبائلی مجرم کو اصلی دھڑی دھڑا پھانسی پر سے اتار لائے کہ دنیا حیران رہ گئی۔ اور مقتول کے وارث جیل خانے چلے گئے۔ کوئی جعلی شہادت کی بدولت کوئی جھوٹی رپورٹ کرنے کے سلسلے میں کوئی دغا کے پیچھے ہیں۔ مگر اتنا ہم بھی کہیں گے کہ ملزم نے اس روپیہ پانی کی طرح بہا دیا۔

ابھی ہمارے ڈاکٹر صاحب کا کیا کہنا ایک مجرم نے اپنی اہلیہ مقدسہ کا آلۂ استشمام یعنی مصرع کا اہرام یعنی دیوار فصل چمن دو جگل یعنی نحریں کا پل یعنی وہ پہاڑ جس کے زیر دامن رخسار کا سدا بہار گلستان لہلہاتا ہے یعنی وہ بیستون جو ایک چہرۂ فرہاد سے جدا نہریں بہاتا ہے یعنی دماغی آبشار کا سرچشمہ یعنی کاشانۂ عقل کا دودھا رنگا نہ یعنی قصر نوازل کا تعلقی نا دان یعنی دود کش دہن آتش فشاں یعنی نکہت ہائے گلشن کی جانماز کی کا تورا یعنی چھینک کی توپ کا دمدمہ یعنی سر کی چٹنی کی ٹونٹی یعنی سرنرینج کی لنگوٹی۔ یعنی مکھی مچھر کے بیٹھنے کا اڈا۔ یعنی چہرے کی نخل کا ٹھنڈا دانتوں سے اڑا دیا۔

ڈاکٹر صاحب نے رپورٹ لکھی کہ اچھی طرح جانچ کی گئی یہ ناک دانتوں سے کاٹی گئی ہے۔ مجرم کے عزیزوں نے ہاتھ پاؤں جوڑے کہ حضور یہ عزت دار آدمی ہے سزا پا جائے گا کوئی ایسی تدبیر کیجیے کہ سزا سے بچ جائے جرم ثابت نہ ہونے پائے۔ پہلے تو ڈاکٹر صاحب نے انکار کیا مگر جب تھیلی کی صورت دیکھی چشم بد دور جیل خانے پہونچے۔ مجرم سے ملاقات کی اور دوران ملاقات میں مجرم کے دانت ریتی سے گھس دیے۔ کچہری میں مقدمہ پیش ہوا۔ گواہوں نے گواہی دی کہ آنکھوں دیکھی بات ہے۔ ناک پر بکٹ ہمارے سامنے گئی۔ ڈاکٹر صاحب کی رپورٹ پڑھی گئی۔ جج کے سوال میں ڈاکٹر صاحب نے فرمایا کہ ناک بیشک دانت ہی سے کٹی۔ وکیل نے کہا کہ آپ ملزم کے دانت دیکھیے آیا نشان انھیں دانتوں کے ہیں؟ ڈاکٹر صاحب نے قاتل بینی کا منھ کھلوایا دیکھا بھالا۔ سر جھکا کے فرمایا یہ دانت بالکل ناکارہ ہیں کہ نکلنے کی ناک بھی ان سے کٹ نہیں سکتی۔ چلیے مقدمہ ختم شد۔ گواہیاں جعلی۔ امکان وقوع جرم دشوار بلکہ محال۔

دوستو کیا جج صاحب منز نہیں؟

کیا وکیل ہوشیار نہیں؟

کیا ڈاکٹر کی ذہانت کی رتی کند ہے اور حکمت کے منھ میں دانت نہیں؟ عقل و ہنر و حکمت ضرور موجود ہے۔ بھلا ایسی باتیں ایسے جیسے بھلے بیوقوف کو کب سوجھتی ہیں۔ مگر کس کام کی یہ عقل۔ یہ عقل خواہشوں کی لونڈی ہے۔ اسے عقل ہوائی کا لقب اہل اخلاق نے دیا ہے۔ علیٰ ہذا القیاس جس مجرم نے استرے اور دھاردار اوزار کا کام دانتوں سے لیا اور بی بی کا چہرے کا ٹیلا دو نتھنوں کے پہاڑ سے برابر کر دیا کیا وہ خرد مند نہیں؟ اجی وہ تو ایسا خرد مند ہے کہ ہمارا بس چلے تو اسے لارڈ ریڈنگ کی جگہ ہند کا وائسرائے بنا دیں۔ مگر اسکی عقل غضب اور غصہ کی تابع فرمان ہے۔ اسوجہ سے قابل اعتنا نہیں۔ اسکا نام علمائے حکمت ناموس نے عقل غضبی رکھا ہے۔

جو شخص پرائی جورو پر مرتا ہے اور جورو خاوند کے جائز اخلاص پیار پر گرم گرم جاتا ہے وہ ہوائے غضبی کے جرم کا مرتکب ہے۔ جو شخص دیوانے کی گالی پر برافروختہ ہو کے اس سے قصاص لیتا ہے وہ غضب غضبی سے مغلوب ہو چکا ہے۔ جو شخص زنا کے بدلے خود بھی زنا کا مرتکب ہو وہ غصہ کی خواہش پوری کرتا ہے اسلیے اسے غضب ہوائی کا غلام سمجھنا چاہیے۔

کسی کی چاند سی شکل پر مفتون ہو کے لنگوٹی باندھ جنگل کی سیر کرنا۔ حدود انسانیت سے خارج ہو کے وقت ضائع کرنا۔ یا عزیز وقت کا تماش گنجفہ چوسر پچیسی کھیل کے تج دینا۔ یا ٹرمپ کی رنگی سے چڑی تنگ کا بادشاہ پیٹ لینا۔ یا بازی جیتنا اور اس فرضی فتح پر خوش ہونا ہوائے ہوائی کا کرشمہ ہے۔ یہی وہ مصیبت ہے جو اس مرض یا عالم پر نازل ہوتی ہے جسکی شان میں مبالغہ آمیز قصیدے پڑھے جاتے ہیں لوگ اُسے خدائی قدرت کا مالک کائنات عالم پر متصرف عناصر پر حکمراں فلکیات پر قابض بناتے ہیں اور وہ پھول کے کُپّا ہو جاتا ہے۔ ہزاروں روپیہ خرچ کر دیتا ہے۔ ذرا بھی نہیں جھجکتا کہ اس مال میں کتنے بندگان خدا کا حق ہے۔ تن من دھن کی قیمت ہے اُخروی نجات۔ یہ چیزیں خدا کے ہاتھ بک چکی ہیں اس نے انکی اس امانت کے لیے قانون بنایا ہے یا شتاداری کے یہ معنی ہیں کہ اُس قانون کے خلاف جس نے ان چیزوں کے مصرف کی تعیین کی ہے صرف کی جائیں۔ نگی میں برتنے والی جھنجھنی دلائی اگر کسی رجب کو بھیدی ہے اور وہ اپنی اصلی بی بی اور دیگر اعزا کے حقوق تمام و کمال اسکی جھنجھناہٹ پر قربان کر دیتے ہیں تو اسی ہوائے ہوائی کے کارن۔

یہ نو قسمیں ہیں جن پر تمام انسانی افعال کا انحصار ہے۔ یہ ایک ایسا احاطہ ہے جس نے اخلاق و ہوائے انسانی کو باوجود انکی وسعت کے اپنے گھوپے میں لے لیا ہے۔

تمہید میں ایک ہی بات یا ایک ہی ضابطہ کو مختلف پہلوؤں سے سمجھانے پر ہم مجبور تھے ؎

لذیذ بود حکایت دراز تر گفتم

نصیحت کا حق ادا ہو چکا اب آگے حضرت ابلیس کا خطبۂ صدارت ہے اور ہماری ظرافت ہے۔ جو نکات تمہید میں بیان ہوئے وہ تبصرے کے سمجھنے میں کام آئیں گے۔ یاد رہے کہ عقل کی مقدم الذکر تینوں قسمیں ممدوح ہیں اور موخر الذکر چھ قسمیں مقدوح و مذموم۔ ابلیس زینت کے نشتر سے پہلی تین قسموں (عقل عقلی ہوائے عقلی غضب عقلی) کی راہ میں حائل ہوتا اور زینت کی وساطت سے باقی ماندہ چھ قسمیں انسان کے سامنے پیش کرتا ہے۔ دنیا وہم اٹھاتے اس زینت کی سراب کو چشمۂ آب سمجھتی دوڑی چلی جاتی ہے۔ خطبۂ صدارت کا ناصح بھی اسی دھوکے میں مبتلا ہے۔ یا یوں کہیے کہ شیطان اپنے پادریوں کے ذریعے سے دوسروں کو فریب میں مبتلا کرنا چاہتے

تقریر پر از کمزوری ہے۔ اس کا طلسم ان تینوں قسموں کی لپیٹ سے فتح کیا جائے جن کا ذکر اوپر گزرا۔

ہماری ظرافت پانی کی طرح اگر کسی نشیب میں گھر کرلے اور کوئی صاحب جھینپیں تو ہماری بلا سے۔ یا اپنے افعال کو ترک کردیں تو ہماری محنت سوارت سمجھیے۔ باقی آئندہ

راقم

اد پار العالم

پنچ مِل خدا۔ خدا مِل پنچ

گرجا میں چلے جائینگے بنجا منجھے سقف
میدان سیاست کا ارادہ ترک کرینگے

لکھنؤ میں ایک دل لگی باز بڑی سی توند دیکھ کے بےچین ہوجاتے تھے اور جہاں ملاقات ہوا تو مگر وہ ایک بار توند پر ہاتھ ضرور پھیر دیتے تھے۔ ایکمرتبہ کسی بڑے شہزادے کی توند دیکھی جی للچایا مگر رعب کی وجہ سے انگلی جھجک گئی آخر ایک دوست نے کہا "جب جانیں کہ تم شہزادے صاحب کی توند میں انگلی بھونکو" وقتی تشویق و تحریص کافی ہوگئی آؤ دیکھا نہ تاؤ جھپٹ انگلی بڑھا ہی تو دی۔ جب شہزادے صاحب نے دیکھا تو کہنے لگے "خداوند معاف فرمائیے مجھے وقت دیکھنے کی ضرورت تھی ذری حضور گھڑی میں دیکھیں کیا بجا ہے" بات ٹل گئی مگر پھر انھوں نے توند چھونے کی عادت بھی ترک کردی سبب پوچھا گیا تو جواب دیا کہ بھئی یہ شہر کی سب سے زیادہ معزز توند تھی جو چھو لی گئی ہے اس توند کے آگے واجد علی شاہ کی توند ہے۔ وہ میسر آگئی تو چھو دونگا بھلا کوئی بھی بلا زیر اقتدار کے چنی روٹی کی پروا کرے؟ ہندوستان کی حکومت اعلےٰ سے بڑھ کے برٹش راج میں اور کوئی عہدہ نہیں۔ گئے کو وزیر ہند کے ہاتھ میں ہندوستان کا سیاہ و سفید ہے گو یہ دھوکے کی ٹٹی ہے سب کچھ وزیر ہند کے قبضے میں ہے۔ ہمارے لارڈ ریڈنگ کے بارے میں یہ خبر مشہور ہوئی ہے کہ ہندوستان سے سدھارنے کے بعد آپ ملکی سیاسیات میں دخل نہ دینگے جو انگلی ہندوستان کی توند چھو چکی اب وہ کسی توند چھو کے اپنا وقار کیوں گھٹائے۔ ہمارے حضرت کی انگلی ہندوستان جیسی توند پہنچاتی رہی اور ہندوستانی ناچتے رہے۔ گورے چٹے والے اس انگلی کا رعب ماننے والے نہیں ہیں لہذا یہی

ہوشیاری ہے کہ حجازی کے تنگ رولی نکالنا سیکھ جائیے۔ خوب ہے کہ آپ ذرا سی ہی جائز سفیر کے خدمات انجام دیجیے یہ خدمت بھی سہل ہے۔ ہندوستان میں آپ نے بت توڑ کیا یا ہو۔ ہمارے نزدیک یہی مناسب ہے کہ کسی گرجا یا ہیکل میں تنکے منکے سیلی ہاتھ لے کر شغل تسبیح سے بیٹھیں ہو کے جیسے اور دنیا کو تجیں یا دیں کہ اتنا بڑا ہو انصافیات بھی زمین عبادت پر جبین نیاز جھکا سکتا ہے ؎

جب کیا ظلم تبھی نے تو خدا یاد آیا

معلوم نہیں کہ میدان سیاست سے سپر انداختگی کس وجہ سے ہے شاید یہ وجہ ہو کہ دنیا میں اپنی کرنی کو اصل نہیں سمجھ جیسے جا سکتے ہوئے صوفیا بیک جنبش قلم یاد رہو فقر کہ ترک لذات ایک عمدہ بہانہ ہے ؎

چھوڑ کر جنت میری کی فقیری اختیار وہ بورے پر بیٹھے ہیں ... دالشہ آپ کا وہ زمانہ بھی مدۃ العمر یاد رہیگا جب آپ اس شکر والے کی طرح ہندوستانی اہل سیاست کی حماقت پر ہنس رہے تھے جسکا ذکر بعض کتب اخلاق میں لکھا ہوا ہے: منقول ہے کہ اگلے زمانہ میں ایک شکر والا تھا اس نے باٹ کی جگہ وزن کرکے صحرا کی ریت پڑے میں بھر رکھی تھی سیر بھر شکر سیر بھر ریت سے تولتا اور خریدار کے حوالے کرتا۔ مگر آپ جانتے خریدار بھی ہزار پیچ کے ہوتے ہیں ایک صاحب جھٹ پٹے وقت شکر لینے گئے ترازو کے ایک پڑے میں سفید سفید ریگ صحرا باٹ کی جگہ رکھی تھی انھوں نے شکر سمجھ کے ایک لپ بھرا اور جیب میں رکھ لیا۔ بنیے نے یہ حرکت دیکھی اور دل میں ہنسا۔ وہ اسلیے ہنسا کہ میاں چور صاحب تم اپنا ہی نقصان کررہے ہو جتنی باٹ شکر کے دھوکے چراؤگے اتنا ہی وزن شکر کا ہلکا ہوجائےگا۔ دل کھول کے چراؤ۔ اے لو میں نے پیٹھ ادھر سے موڑ لی۔

آپ بھی انگلستان میں انصاف کے زبری تیل ... دنے تھے ... سے گزر تے وقت تھوڑی باٹ کنارے سے اٹھالی تھی۔ ہندوستان کے سیاسی ہاتھ چالاک چوٹوں نے جو یہ بالاخر آپ کی خرچی کی تو آپ لی ہی دل میں ہنسے ہیں اور چراؤ چراؤ میرا کچھ نقصان نہیں۔ اتحاد و اتفاق کی شکر کا وزن گھٹ ... یہ تو بری ... میں سیاسی پرور ... تھے آپ بھی گئے ... شکر کی تھیلی

پارسا دانت کر کرے بیٹھے ۔ وہ نہ لیں دیدہ جو تمنا خاک ہے تن حرص دوا۔

انگلستان کے کمیونسٹ ایسے بیوقوف نہیں ہیں کہ انکا جیسا مرد پیچیدہ مسیر منہ میں۔ مگر اپنے انگلستان کے بازار سیاست میں شکر کی دوکان کھولی تو کچھ کر گئی ہو دیکھیے جنرل ہینگوہ نے اس لحاظ کر یونان میں بالشویزم کا گلا گھونٹ رہا ہے اگر ابھی قدم نہیں جانے مگر ہینگز کی تعداد زیادہ ہے یہ سب بھوکوں مر رہے ہیں۔ خالی گھر میں دیا اور خالی پیٹ میں بغاوت ہمیشہ مضبوط کرتی ہے روس کی طرف سے روپیہ کی گنگا بہ رہی ہے شکم پرور حریف باغیانہ مقصد دو ... کا خیر مقدم کرتے۔ فوراً فاقہ مستوں کی خبر گیری شروع کردی۔ اہل انگلستان بفضل ہندوستان فاقہ مست نہیں ہیں ان میں کمیونزم کی اشاعت ایک زعفرانی کی صورت میں ہو رہی ہے پیٹ بھروں سے خدا بچائے یہ بھلا ہماری جیتی کب مانیں گے۔ لہذا:-

یاد اللہ کی دم بدم ؎

چونٹیاں آٹھا چکا دیر کو حتیم ترک کر
کعبے میں جاکے بیٹھ میاں تیرے گرد خدا نہیں

اصلی کوک شاستر یا بہار عیش

المعروف لذت النساء با تصویر ۶۴ آسن والا

یہ وہ کوک شاستر ہے جو آجکل ہر ایک کتب فروش سے مل سکتی ہے بلکہ یہ وزیر کشمیر کوک صاحب کے خاص الخاص بیاض کے پرانی کوک شاستر کا لفظ بہ لفظ ترجمہ ہے جسکو ابتک عام لوگوں کو کیا بڑے بڑے روساء کو بھی زیارت نصیب نہ ہوئی تھی اس میں وہ تمام باتیں درج ہیں جنکے جاننے کے لیے آپ سیکڑوں روپیہ برباد کر چکے ہیں اور پھر بھی مطلب حاصل نہیں ہوا۔ یہ کتاب سوائے ہمارے دوسری جگہ ہرگز نہیں مل سکتی اس کتاب میں بے حد مفید اور مخصوص مطلب کی باتیں درج ہیں۔ عورت و مرد کے متعلق ہزاروں پوشیدہ راز اور خاص حالتوں کی۔ عورت و مرد کی تصویریں......۶۴ بہترین آسن کا مفصل بیان طبی۔ مذہبی۔ اور علمی اصول درج ہیں بعد میں شکایت نہ کریں۔ خفیہ و حیرت انگیز باتیں۔ جلد منگا کر حسرت پوری کیجیے ورنہ ممکن ہے کہ پھر آپکو ایک جلد بھی باقی نہ رہے۔ اور سوائے افسوس کے کوئی چارہ نہ رہے گا۔ خبردار رہیے غفلت میں نہ رہیے گا۔ قیمت فی جلد دو روپیہ محصول ۱۳ علاوہ۔

ملنے کا پتہ:- منیجر جنرل بک سپلائی کمپنی لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو کٹ۔ کھانسی۔ پیٹ درد۔ چیٹ درد۔ قے۔ دست۔ بدہضمی۔ سانپ بچھو وغیرہ زہر اور چھالے کے امراض کے لیے خوش ذائقہ دوائی جو صرف پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے فوراً جادو کا سا اثر کرتے ہیں۔ قیمت ۱۲ ہر جگہ ملتا ہے

دو دروغ گج کیسری بہنے داد کو جڑ سے کھونے والی لاثانی دوا قیمت ۳

بال سدھا بچوں کی کمزوری کو دور کرکے بدن کو مضبوط فربہ اور پھرتیلا بنانے والی میٹھی دوا قیمت..............۱۲

ڈاک خرچ علیحدہ لگے گا

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب } بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اودھ چند اینڈ کو لکھنؤ

مژدہ ناظرین اسم اعظم صرف ایک تعویذ کا نام بڑی محنت سے اس کا تیار کیا ہوا ہے۔ دیکھنے میں اسکی قیمت صرف ایک روپیہ ہے... اگر جب آپ استعمال کریں گے تو سمجھیں گے کہ حقیقت و عظمت معلوم ہوں گی صرف اتنا جتا دینا کافی ہوگا کہ یہ تو ہر دنیاوی کام بناتا ہے حکام کو مائل رکھنا جادو منتر دفع کرنا منظور۔ معشوق کو سلیقہ سے قابو میں لانا ایک عام معجزہ ہے۔ اگر آپ کو کسی مشکل کام کا انجام معلوم کرنا ہو تو اس تعویذ کو اپنے بازو پر باندھ کر سو جایئے۔ یہ خواب میں اسکا انجام معلوم ہو جائے گا۔ نیز گم شدہ چیز و چور کی صورت معلوم ہو جاتی ہے۔ علاوہ اسکے دولت بھی وہ چند ہو جاتی ہے۔ غرضکہ تمام حاجتوں کے لیے اکسیر ثابت ہوگا۔ ہر ایک مذہب والا ہندو مسلمان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ ہدیہ صرف ۱ علاوہ محصول۔ پتہ یہ ہے۔

شاہ جی رمال لکھنؤ

سیاحت ظریف

یعنی

منشی سید مقبول حسین صاحب ظریف لکھنوی

کا

منظوم سفرنامہ عراق

عجب دلچسپ نظم ہے ہنسیے اور شاعری کی شاعرانہ استادی سے فائدہ اٹھایئے۔ قیمت فی جلد......۶ ٹکٹ بھیج کر دی پی اور منی آرڈر فضول ہے۔

المشتہر:- منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

اودھ پنچ لکھنؤ بابت ۲۴-۱۹۲۵ء

کی چند مکمل جلدیں دفتر میں برائے فروخت موجود ہیں قیمت فی جلد ... مع محصول ڈاک۔ مشتاقین جلد طلب فرمائیں۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

چند روز کے لیے عظیم الشان رعایت



سنہری کلائی کی گھڑیاں نصف قیمت پر دی جائیں گی چند روز روپیہ کا مال ... دیا جائے گا بیشتر اس کے کہ آپ گھڑی خریدیں ہماری عرض داشت کو سن لیں کہ ہماری گھڑیاں بالکل نئے فیشن کی ہیں جو کلائی پر باندھی جاتی ہیں جن میں سوئٹزرلینڈ کی ساختہ مشینیں نہایت ہی پائیدار لگی ہوتی ہیں۔ خوبصورت خیشہ اور نہایت ہی اطمینان بخش ہے ان کی ساخت اور وضع بھی آپ کو پورا اطمینان دے گی کہ یہ بڑے لائق استاد کی بنی ہوئی ہے۔ بدیں وجہ یہ ہر ایک امتحان میں پورا اتریں گی۔ شکل و شباہت میں سادہ گولڈ کی ... اور صحیح وقت دیتی ہیں اس لیے یہ سب سے بہتر اور نہایت ارزاں ہیں۔

بڑی احتیاط کے ساتھ بھیجی جاتی ہیں اور تین سال کی گارنٹی بھی دی جاتی ہے۔ ہندوستان کے ہر حصہ میں برما اور سیلون وغیرہ میں بذریعہ وی پی ارسال کی جاتی ہیں ان کے ہمراہ ... تسمہ مفت ملتا ہے۔

وِلسن واچ کمپنی بیلرڈ اسٹریٹ بمبئی

شرائط ایجنسی

(۱) نقد روپیہ پیشگی جمع کرنا ہوگا۔

(۲) رقم جمع شدہ کے ادا ہوتے ہی پرچہ کی روانگی بند کر دی جائے گی۔

(۳) پانچ پرچہ فی ہفتہ سے کم کی ایجنسی قبول نہ کی جائیگی۔

(۴) بحساب دو آنہ فی پرچہ فروخت کرنا ہوگا اور چہارم کمیشن ایجنٹ صاحب کو دیا جائے گا علاوہ خاص حالتوں کے پرانا پرچہ واپس نہ لیے جائینگے۔

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ